روزنامہ الفضل قادیان دارالامان — ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

یوم چہار شنبہ

جلد ۲۹ | یکم ماہ صلح ۱۳۲۰ ہش | ۲ ذوالحجہ ۱۳۵۹ھ | یکم جنوری ۱۹۴۱ء | نمبر ۱

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی پہلی تقریر

جلسہ سالانہ ۱۹۴۰ء کے موقع پر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۷ دسمبر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو پہلی تقریر فرمائی۔ اس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

آج جمعہ سے پہلے مستورات کے جلسہ میں میری تقریر تھی۔ جہاں منتظمین کی بے توجہی کی وجہ سے لاؤڈ سپیکر خراب تھا۔ اس وجہ سے مجھے اونچی آواز سے بولنا پڑا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ابھی تقریر یا شروع بھی نہیں ہوئی۔ اور میرا گلا خراب ہو گیا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں کبھی نہیں آئی۔ کہ جو باتیں متواتر ہوتی ہوں ان میں غلطیاں کیونکر ہو سکتی ہیں۔

اخبارات سلسلہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے احباب کرام کو ان کی خریداری کی طرف توجہ دلائی۔

پھر حضور نے سکھوں کی کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

اس سال کے واقعات میں سے ایک سکھوں کا جلسہ ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نہایت گندے الفاظ استعمال کئے گئے۔ اور جتنا اشتعال ممکن تھا۔ پیدا کیا گیا۔ اور جو شرافت ہم نے دکھائی۔ اس کا بھی ناجائز استعمال کیا گیا۔

حکام نے پہلے خود ہی ایک راستہ جلوس کے لئے تجویز کیا۔ اور ہمیں کہا۔ کہ وہ احمدی علاقہ سے نہیں گزرے گا۔ مگر جب سکھوں نے اس طرف سے گزرنے کا رخ کیا۔ تو پولیس بجائے روکنے کے ان کے آگے آگے چل پڑی۔ اور اپنے فیصلہ کو خود ہی رد کر دیا۔

غیر مبایعین کے متعلق فرمایا۔ اس سال کے دوران میں ان کی طرف سے بھی خاص طور پر حملہ ہوتا رہا ہے۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری وغیرہ کے نکلنے پر ان کو یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ وہ جماعت میں فتنہ اندازی کر سکتے ہیں۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔

ایں خیال است و محال است و جنوں

خدا تعالیٰ کا مجھ سے وعدہ ہے۔ کہ میرے متبع میرے منکروں پر قیامت تک غالب رہیں گے۔ پس وہ جتنا چاہیں۔ زور لگا لیں ان کے ہاتھوں میں یہ طاقت ہی نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے سلسلہ پر کوئی ضرب لگا سکیں۔ اس کے بعد حضور نے غیر مبایعین کے بعض اعتراضات کے جواب دیئے۔ جو مفصل تقریر میں آئیں گے۔

اس کے بعد حضور نے محمد اسمٰعیل صاحب اور صالح محمد صاحب کا ذکر کیا۔ کہ وہ ایک خفیہ سوسائٹی قائم کر رہے تھے۔ جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ اس پر انہیں جماعت سے علیحدہ کیا گیا۔ اب ان کو ہمارے عقائد میں غلطیاں محسوس ہونے لگ گئی ہیں جیسا کہ میں نے سنا ہے۔ اب مصری صاحب نے بھی یہی اعلان کر دیا ہے۔

اس کے بعد حضور نے اپنی تصنیف فرمودہ تفسیر القرآن سے فائدہ اٹھانے کا ارشاد فرمایا۔ پھر دوران سال میں تبلیغی مساعی کا ذکر فرمایا۔ اور مختلف اضلاع اور مختلف علاقوں سے بیعت کرنے والوں کی تعداد سنائی۔ حضور نے فرمایا۔ اس سال ضلع گورداسپور میں خاص طور پر تبلیغ پر زور دیا گیا۔ اور ۱۱۸۸ اشخاص نے بیعت کی۔ ضلع سیالکوٹ دوسرے نمبر پر رہا۔ جہاں سے بیعت کرنے والوں کی تعداد ۱۶۷ ہے۔ اور تیسرے درجہ پر ضلع گجرات ہے۔ جہاں سے ۱۵۵ اصحاب نے اس سال بیعت کی۔ کل بیعت کرنے والوں کی تعداد جو دنیا میں ہوئی۔ ۳۵۰۷ ہے۔

آپ نے فرمایا۔ کہ دوست ان علاقوں سے مطلع کریں۔ جہاں کوئی احمدی نہ ہو۔ تا وہاں تبلیغ کے لئے مبلغ بھجوائے جائیں۔

بیرونی مشنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ کامیابی ہو رہی ہے۔ اس سال کے افسوسناک واقعات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ چین کا دوسرا مبلغ فوت ہو گیا ہے۔ ان کا نام محمد رفیق تھا۔ اور وہ تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ کے لئے گئے تھے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ بعض نئے مراکز کی بنیاد بھی رکھی جا رہی ہے۔ اور مجاہدین کو وہاں کام کرنے کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ اس غرض سے اور نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کریں۔ حضور نے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ گزشتہ دو سال سے وقف زندگی کی تحریک کی طرف کم توجہ کی گئی ہے۔

اس کے بعد حضور نے تحدیث بالنعمت کے طور پر بعض اپنے الہامات اور رویا و کشوف بیان فرمائے جو موجودہ جنگ کے سلسلہ میں پورے ہو چکے ہیں اور جن میں سے بعض خطبات میں بیان ہو چکے ہیں۔ پھر حضور نے تحریک جدید کی طرف توجہ دلائی۔ اور سادہ زندگی کی اہمیت بیان فرمائی۔ عورتوں کو خاص طور پر مخاطب کر کے فرمایا ان کو یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ بھی دین کی خدمت کر سکتی ہیں۔ اور انہیں مردوں کے ساتھ مل کر اس تحریک کی بنیادوں کو مضبوط کرنا چاہیئے۔ پھر حضور نے سنیما دیکھنے کی ممانعت پر زور دیا۔

اور چندہ تحریک جدید کے متعلق فرمایا کہ اب سے جو تحریک کی گئی ہے اس کی طرف احباب نے بہت توجہ کی ہے۔ جن کی طرف گزشتہ سالوں کے بقائے ہیں ان کو بھی ادائیگی کی فکر کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد حضور نے امانت فنڈ تحریک جدید میں حصہ لینے کا ارشاد فرمایا۔ اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہر شخص کو کچھ نہ کچھ اس میں جمع کرتے رہنا چاہیئے۔

بعدہ حضور نے خدام الاحمدیہ کی تحریک کا ذکر فرمایا۔ کہ اس تحریک کو بہت عام کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ میں اس کے ذریعہ آئندہ نسلوں کو محفوظ کرنا چاہتا ہوں۔ یہ احمدیت کے زندہ رکھنے کے لئے ایک کوشش ہے۔ ماں باپ کی ناجائز محبت بری صحبت۔ زمانہ کی رَو اور نفس کی بغاوت تربیت اولاد کی راہ میں شدید روکیں ہیں۔ انصاراللہ کی تحریک بھی میں نے اس غرض سے جاری کی۔ کہ والدین کی طرف سے جو روکاوٹیں بچوں کی اصلاح کے رستہ میں پیش آتی ہیں وہ دُور ہو سکیں۔ پھر میں نے مجلس اطفال بنانے کے لئے بھی کہا ہے تاکہ چھوٹے بچوں کی تربیت بھی کی جائے۔ اور ان سب باتوں کی طرف دوستوں کو پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ مجالس خدام الاحمدیہ کے عہدہ داروں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا وہ نرمی محبت اور خلوص سے دوسروں کے دل نرم کر کے اصلاح کی کوشش کیا کریں۔ اور سزا کو انتہائی قدم سمجھیں۔ حضور نے باجماعت نماز کی پابندی کی تلقین فرمائی۔ اور خدام الاحمدیہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے امتحان کا جو سلسلہ جاری کیا گیا ہے اس کے متعلق اظہار پسندیدگی فرمایا۔ اور تربیت کی خاطر بعض نئی کتب تیار کرانے کی ہدایت فرمائی۔ حضور نے احباب کو یہ بھی نصیحت فرمائی۔ کہ ہر جگہ احمدیہ مسجد ہونی چاہیئے خواہ وہ کچی ہی ہو یا چھپر ہی ہو مگر ہونی ضروری ہے۔ پھر حضور نے سچ بولنے کی نصیحت فرمائی۔ اور فرمایا کہ ہر احمدی کو اس پر پوری طرح قائم ہونا چاہیئے۔ اور دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔ قریباً چھ بجے شام حضور کی تقریر ختم ہوئی۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ فتح ۱۳۱۹ھش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے متعلق پونے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت متلی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور چکروں کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کو پیٹ میں شدید درد ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں کئی روز سے روزانہ مختلف علاقوں کے احباب تشریف لاتے اور جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ سے تبلیغی امور کے متعلق اپنی مشکلات پیش کر کے مشورہ لیتے ہیں۔

آج ماہ ذوالحجہ کا چاند دیکھا گیا۔

کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے ناصرہ بیگم بنت جناب مولوی فخرالدین صاحب پنشنر مرحوم کا نکاح ملک نواب خان صاحب ساکن کوٹ فتح خان ضلع اٹک کے ساتھ پانصد روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالے مبارک کرے۔

الفضل کی انتیسویں جلد کا آغاز

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ الفضل اپنی اٹھائیسویں جلد ختم کر کے انتیسویں میں قدم رکھ رہا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالے آئندہ سال کارکنان الفضل کو خاص طور پر خدمات دین بجا لانے کی توفیق دے۔ اور ان خدمات میں برکت ڈالے

چھوٹے بچوں کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ن

۲۷ دسمبر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے تقریر شروع کرنے سے قبل فرمایا کل جو احباب نے ملاقاتیں کیں تو میں نے دیکھا کہ ان کے بچے بھی بہت سے تھے۔ یہ ایک رَو ہوتی ہے۔ کبھی جلسہ پر عورتیں پہلے سے زیادہ آتی ہیں کبھی مرد اور کبھی بچے۔ اس دفعہ بچوں کو زیادہ تعداد میں دیکھ کر خوشی ہوئی۔ کہ آئندہ نسلوں میں احمدیت سے محبت پیدا ہو رہی ہے۔ میں نے ایک دفعہ چھوٹے بچوں کے لئے نظم لکھی تھی وہ اس وقت ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم سنائیں گے۔ احباب بچوں کو یاد کرائیں۔

مری رات دن بس یہی اک صدا ہے
کہ اس عالم کون کا اک خدا ہے

اسی نے ہے پیدا کیا اس جہاں کو
ستاروں کو سورج کو اور آسماں کو

وُہ ہے ایک اس کا نہیں کوئی ہمسر
وہ مالک ہے سب کا وہ حاکم ہے سب

نہ ہے باپ اس کا نہ ہے کوئی بیٹا
ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا

نہیں اس کو حاجت کوئی بیویوں کی
ضرورت نہیں اس کو کچھ ساتھیوں

ہر اک چیز پر اس کو قدرت ہے حاصل
ہر اک کام کی اس کو طاقت ہے حاصل

پہاڑوں کو اس نے ہی اونچا کیا ہے
سمندر کو اس نے ہی پانی دیا

یہ دریا جو چاروں طرف بہہ رہے ہیں
اسی نے تو قدرت سے پیدا کئے ہیں

سمندر کی مچھلی ہوا کے پرندے
گھریلو چرندے بنوں کے درندے

سبھی کو وہی رزق پہونچا رہا ہے
ہر اک اپنے مطلب کی شے کھا رہا

ہر اک شے کو روزی وُہ دیتا ہے ہردم
خزانے کبھی اس کے ہوتے نہیں کم

وُہ زندہ ہے اور زندگی بخشتا ہے
وُہ قائم ہے ہر ایک کا آسرا ہے

کوئی شے نظر سے نہیں اسکی مخفی
بڑی سے بڑی ہو کہ چھوٹی سے چھوٹی

دلوں کی چھپی بات بھی جانتا ہے
بدوں اور نیکوں کو پہچانتا ہے

وُہ دیتا ہے بندوں کو اپنے ہدایت
دکھاتا ہے ہاتھوں پہ ان کے کرامت

ہے فریاد مظلوم کی سننے والا
صداقت کا کرتا ہے وُہ بول بالا

گناہوں کو بخشش سے ہے ڈھانپ دیتا
غریبوں کو رحمت سے ہے تھام لیتا

یہی رات دن اب تو میری صدا ہے
یہ میرا خدا ہے یہ میرا خدا ہے

جلسہ سالانہ ۱۹۴۰ء پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دوسری تقریر کا خلاصہ

عالم رُوحانی کی سیر

۲۸-ماہ فتح ۱۳۱۹ہش کو جلسہ سالانہ کے عظیم الشان مجمع میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسلسل چار گھنٹے جو تقریر فرمائی - اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے:-

حضور نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا-

پیشتر اس کے کہ میں اپنا آج کا مضمون بیان کرنا شروع کروں - مَیں

"سول" اخبار کی ایک خبر کے متعلق کچھ

کہنا چاہتا ہُوں - جو میری کل کی تقریر کے متعلق اس میں شائع ہُوئی ہے -

کسی نے کہا ہے:- ع

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

وُہ چور بھی کیسا بہادر ہے - جو چوری کرنے کے لئے ہاتھ میں لیمپ لے کر آئے۔

پہلے بھی "سول" میں جھوٹ لکھا گیا تھا - جب اس کا ایک نمائندہ اس وقت مجھ سے ملاقات کرنے کے لئے آیا - جب میں نے اپنی وصیت کا اعلان کیا تھا - وُہ خود ہی سوالات کرتا گیا - اور میں اس کی باتوں کا جواب دیتا رہا - آخر جب وُہ اُٹھنے لگا تو میں نے کہا - کہ مجھے اخبار والوں کا بڑا تلخ تجربہ ہے - اور میں ڈرتا ہُوں - کہ آپ کوئی ایسی بات شائع نہ کریں - جو واقعات کے لحاظ سے غلط ہو - میں چونکہ ایک ایسی

جماعت کا امام

ہوں - جو چاروں طرف سے اعتراضات کا ہدف بنی ہُوئی ہے - اس لئے اگر آپ نے کوئی غلط بات درج کر دی - تو لوگوں کو اور زیادہ اعتراض کرنے کا موقعہ مل جائے گا - مگر وُہ کہنے لگا - آپ بالکل فکر نہ کریں - ہم لوگ بہت دیانتدار ہیں مگر اُس نے جو رپورٹ شائع کی - اس میں واقعات کو بہت کچھ بگاڑ دیا - اخباروں میں چونکہ رقابت ہوتی ہے - اس لئے "سٹیٹسمین" کو جب معلوم ہُوا - کہ "سول" کا نمائندہ وہاں گیا ہے - تو اس نے بھی اپنے ایک نمائندہ کو بھیجا - مگر باوجود اس کے کہ اُسے صرف پندرہ بیس منٹ ہی وقت دیا گیا تھا - اُس نے جو رپورٹ شائع کی وُہ ایسی غلط نہیں تھی - جیسے "سول" اخبار کے نمائندہ کی - بعض غلطیاں اس میں بھی تھیں - مگر وُہ ایسی نہیں - جو قابل برداشت تھیں - باقی تمام رپورٹ شریفانہ رنگ میں لکھی گئی تھی - لیکن "سول" میں بعض باتیں واقعات کے لحاظ سے غلط لکھ دی گئی تھیں - وُہ خود سوال کرتا گیا - کہ آپ کے بیٹے کتنے ہیں - آپ نے شادیاں کتنی کیں - اب ان باتوں کے جواب میں یہ کس طرح ہو سکتا تھا - کہ میں سُورۃ فاتحہ کی تفسیر شروع کر دیتا - جب وُہ میری ذات کے متعلق باتیں دریافت کر رہا تھا - تو میرا فرض تھا - کہ میں ان کا جواب دیتا - مگر اس نے اخبار میں یہ لکھ دیا - کہ وُہ اس عرصہ میں اپنی ذات کے متعلق ہی باتیں کرتے رہے:-

اب کل کی تقریر کے متعلق بھی اس نے ایسا ہی کیا ہے - اور چونکہ اس نے ایسی بات بیان کی ہے - جو ہمارے مذہب کے خلاف ہے - اس لئے میں نے اس کی تردید کرنی ضروری سمجھی - مثلاً "سول" نے لکھا ہے - کہ مَیں نے اپنی تقریر میں کہا - ہم عدم تشدد کے قائل نہیں - اور یہ کہ ہم گورنمنٹ کو دکھا دیں گے - کہ ہم کیسے ہیں اس کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے - کہ ہم گورنمنٹ کے خلاف کھڑے ہو جائیں گے - حالانکہ شروع دن سے جماعت احمدیہ جس عقیدہ پر قائم ہے - وُہ یہ ہے کہ ہمیں کسی قسم کے فتنہ و فساد میں حصّہ نہیں لینا چاہیئے -

پس یہ بالکل جھوٹی بات ہے - احرار کی شورش کے زمانہ میں گورنمنٹ صراحتاً ہمارے خلاف حصہ لیتی تھی - مگر ہم نے ایسے طریق سے مقابلہ کیا - کہ اپنے اصُول کو بھی نہ چھوڑا - اور گورنمنٹ کو بھی شکست کھانی پڑی - اس وقت جھوٹی رپورٹیں بھی کی گئیں - جھوٹے مقدمات بھی بنائے گئے مگر ہم نے ان سب باتوں کو برداشت کیا - اور شرافت کے ساتھ اسلامی طریق سے مقابلہ کیا - اور آخر گورنمنٹ کو نیچا دیکھنا پڑا - پس جبکہ اس وقت بھی ہم نے اپنے اصُول کو نہ چھوڑا - تو اب کس طرح چھوڑ سکتے ہیں تعجب ہے - کہ ایسا ذمہ وار اخبار ایسے کو دن لوگوں کو رپورٹ کے لئے کیوں بھیج دیتا ہے - جو بات کو پُورے طور پر سمجھنے کی اہمیت بھی نہیں رکھتے:-

اس کے بعد حضور نے

"سیر رُوحانی"

کے مضمون پر تقریر شروع فرمائی - جس میں بتایا - کہ میں نے ۱۹۳۸ء کے سفر میں علاوہ اور نادر روزگار عجائبات کے بڑی بڑی عالی شان مساجد دیکھیں - جو سُرخ اور سفید اور سیاہ پتھروں کی بنی ہُوئی تھیں اور جن میں لاکھ لاکھ آدمی بیک وقت نماز ادا کر سکتے تھے - میں نے اس وقت سوچا کہ کیا ان کے مقابلہ میں عالم رُوحانی میں بھی کوئی مسجد ہے؟ جب میں نے اس پر غور کیا - تو سب سے پہلا سوال میرے سامنے یہ آیا - کہ مسجد کا کام کیا ہوتا ہے سو اس کے متعلق میں نے قرآنِ کریم پر غور کیا - تو مجھے اس میں یہ آیت نظر آئی کہ اِنَّ اوّل بیت وضع للنّاس للّذی ببکّۃ مبارکًا وّھُدًی للعالمین کہ سب سے پہلی مسجد جو لوگوں کے لئے بنائی گئی - وُہ مکّہ میں ہے - وضع للنّاس وُہ تمام بنی نوعِ انسان کے لئے بنائی گئی ہے - کسی خاص فرد کے لئے نہیں - دوسرے وُہ مبارک ہے - تیسرے ھدًی سب انسانوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہے - اس آیت میں مسجد کی تین اغراض بیان کی گئی ہیں - (۱) مساوات - (۲) وُہ پاکیزگی کا مقام ہے - (۳) وُہ ہدایت کا ذریعہ ہوتی ہے - اس کے علاوہ قرآنی آیات سے مسجد کی ذیل کی اغراض بھی ثابت ہوتی ہیں (۴) مثابہ یعنی جمع ہونے کی جگہ - گویا مساجد لوگوں کو جمع کرنے کے لئے بنائی جاتی ہیں - (۵) مساجد شر سے روکتی ہیں - (۶) مساجد امن کے قیام کے لئے بنائی جاتی ہیں (۷) مساجد کے ذریعہ امامت کو زندہ رکھا جاتا ہے (۸) مساجد مسافروں کے آرام کے لئے بنائی جاتی ہیں (۹) مساجد اجتماعی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں - (۱۰) مساجد میں وُہ لوگ رہتے ہیں جو اپنی زندگی خدا تعالےٰ کے لئے وقف کئے ہوئے ہوں:-

اب ہم دیکھتے ہیں - کہ

مسجد کی مشابہت

کس چیز سے ہے - اس کے لئے علم تعبیر الرویاء سے معلوم ہوتا ہے - کہ مسجد انبیاء کی جماعت کو کہا جاتا ہے - اب دیکھنا یہ چاہیئے - کہ کیا انبیاء کی جماعتوں میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں - باقی انبیاء کے تاریخی حالات محفوظ نہیں - لیکن حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام خصوصیات ان میں موجود تھیں - چنانچہ مسجد کی پہلی غرض یہ ہوتی ہے - کہ اس کے دروازے تمام بنی نوع انسان کے لئے کھلے ہوں - ادھر صحابہ کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کہ تم بہترین اُمت ہو - اور تم کسی ایک قوم کے لئے نہیں - بلکہ تمہارا پیغام دُنیا کی تمام اقوام کے لئے ہے - اس ضمن میں حضور نے

غلامی کا مسئلہ

تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا - اور بتایا کہ کس طرح مسلمانوں نے اُسے دور کر کے مساوات قائم کی - مسجد کی دوسری غرض یہ ہوتی ہے - کہ وُہ مقامِ مبارک ہوتا ہے جس میں ذکر الٰہی کیا جاتا ہے صحابہ رضؓ کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ فی بیوتٍ اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہٗ - مبارک کے دوسرے معنے پاکیزگی کے مقام کے ہیں - اس لحاظ سے بھی صحابہ رضؓ کو مسجد سے مماثلت ہے - کیونکہ فرماتا ہے یزکّیھم - یہ رسُول ان کو پاک کرتا ہے - مسجد کی تیسری غرض ھدًی للعالمین ہوتی ہے - یہ کام بھی صحابہ رضؓ نے بدرجہ اتم کیا - حتیٰ کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم - مساجد کا چوتھا کام لوگوں کو جمع کرنا ہوتا ہے - صحابہ رضؓ بھی یحبّون من ھاجر الیھم کا مصداق تھے:

اور اتنے وسیع الحوصلہ تھے۔ کہ مہاجرین کے لئے انصار نے اپنی جائدادیں نصف نصف کر دیں۔ پانچویں مساجد بدی سے بچاتی ہیں۔ صحابہ نے بھی ہمیشہ اپنے دور حکومت میں رعایا کو ہر قسم کے شر سے بچایا۔ اور انصاف کو پوری طرح ملحوظ رکھا۔ اس ضمن میں حضور نے شراب اور جوئے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج حکومتیں اس بدی سے لوگوں کو نجات نہیں دلا سکیں۔ مگر اسلام نے اس کا قلع قمع کر دیا تھا۔ چھٹے مساجد امن کا موجب ہوتی ہیں۔ اور صحابہ کا نام ہی مسلمان تھا۔ جس کے معنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمائے ہیں۔ کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کے شر سے لوگ محفوظ رہیں۔ اس کے بعد حضور نے تفصیلاً بتایا کہ امن کیونکر برباد ہوتا ہے۔ اور صحابہ نے اس امن کے قیام کے لئے کیا کیا طریق اختیار کئے۔ ساتویں مساجد سے امامت کو قوم کے سامنے زندہ رکھا جاتا ہے۔ صحابہ نے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے معاً بعد سلسلہ خلافت کو قائم کر کے امامت کو زندہ کر دیا۔ جس طرح مسجدیں اس لئے بنائی جاتی ہیں تا امامت قائم رہے۔ اسی طرح نبیوں کی جماعت اس لئے قائم کی جاتی ہے تا خلافت قائم رہے۔ نویں مساجد مسافروں کے فائدہ کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ اسلام میں بھی مہمان نوازی کے متعلق خاص احکام پائے جاتے ہیں۔ دسویں مساجد میں ایسے لوگ رہتے ہیں۔ جو خالصاً خدا تعالے کے لئے وقف ہوتے ہیں مسلمانوں کو بھی اللہ تعالے نے یہی فرمایا ہے کہ ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ غرض جس قدر

مساجد کے اغراض ومقاصد

ہیں۔ وہ سب کے سب صحابہ کی جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ مگر کتنے ہیں جو شاہی مسجد اور موتی مسجد اور جامع مسجد کو تو دیکھتے ہیں۔ جو اینٹوں پتھروں کی بنی ہوئی ہیں۔ مگر اس شاندار روحانی مسجد کو نہیں دیکھتے جس کی نظیر دنیا میں اور کہیں نہیں ملتی۔ یہی وہ مسجد ہے جسے دیکھ کر ایک مومن بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد وبارك وسلم انك حمید مجید۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

پانچویں چیز میں نے اس سفر میں

قلعے دیکھے

گولکنڈہ کا قلعہ دیکھا۔ فتح پور سیکری کا قلعہ دیکھا۔ دہلی کا قلعہ دیکھا اور میں نے غور کیا کہ قلعے کیوں بنائے جاتے ہیں۔ آخر میں اس نتیجہ پر پہونچا کہ قلعوں کی تین اغراض ہوتی ہیں۔ اول ملک کے لئے نقطۂ مرکزی ثابت ہوں۔ دوم غیر پسندیدہ عناصر اس میں داخل نہ ہو سکیں۔ اور جس کو روکنا چاہیں اسے قلعہ کی فصیلوں سے پرے ہی روک دیں۔ تیسرے اردگرد کے مقامات کی حفاظت کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ ان پر توپیں لگادی جاتی ہیں۔ اور اس طرح صرف قلعہ کی ہی نہیں بلکہ اردگرد کے علاقہ کی بھی حفاظت ہوتی ہے۔

میں نے غور کیا کہ آیا یہ باتیں کسی

روحانی مقام

کو بھی حاصل ہیں یا نہیں۔ میں نے سوچا تو مجھے قرآنی ریکارڈ میں ایک جگہ ملی جس کے متعلق اللہ تعالے فرماتا ہے واذ جعلنا البیت مثابة للناس وامنا کہ یاد رکھو بیت اللہ کو ہم نے مثابہ یعنی لوگوں کے لئے جمع ہونے کا مقام بنایا ہے۔ دوسرے مثابہ کے ایک معنی لغت میں سنٹر کے ہیں۔ اور یہی قلعہ کی غرض ہوتی ہے۔ تیسرے امنا کہہ کر یہ بتایا کہ وہ امن کا ذریعہ ہے۔ گویا تینوں غرضیں بیت اللہ سے حاصل ہو گئیں۔ اس کے بعد میں نے اس امر پر غور کیا۔ کہ

لوگ قلعے کہاں بناتے ہیں

لوگ (۱) قلعے اس جگہ بناتے ہیں جہاں پانی بہت ہو (۲) قلعے بالعموم نہر دریا یا سمندر کے کنارے بنائے جاتے ہیں۔ (۳) جہاں خوراک کے کافی ذخائر ہوں (۴) جہاں جنگل ہو اور ایندھن کافی مل سکتا ہو (۵) اگر پہاڑی علاقہ ہو تو قلعہ اونچی جگہ پر بنایا جاتا ہے۔ تا دشمن آسانی سے اس پر حملہ نہ کر سکے۔ (۶) تعمیر نہائت اعلےٰ درجہ کے چونہ اور پتھروں سے کی جاتی ہے (۷) اس کی تعمیر اس طرح کی جاتی ہے تا وہ شہر کی حفاظت کرے۔ (۸) قلعہ کی طرف آنے والے راستے ایسے تنگ بنائے جاتے ہیں۔ جن کو بوقت ضرورت آسانی سے بند کیا جا سکے۔ (۹) حول کے اردگرد جنگی چوکیاں بنائی جاتی ہیں۔ (۱۰) قلعہ کے اندر رہنے والوں کو سخت جنگجو بنایا جاتا ہے (۱۱) حملہ سے بچنے کے لئے باہر کی طرف توپیں یا منجنیقیں لگادی جاتی ہیں۔ میں نے ایک ایک کر کے تمام باتوں کو قرآن کریم کے پیشکردہ قلعہ کی طرف دیکھا۔ مگر میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ جب یہ نظر آیا۔ کہ یہ قلعہ ایسی جگہ بنا جہاں پانی کا نام ونشان نہ تھا۔ وہ علاقہ سمندر سے دور تھا۔ خوراک کے ذخائر اس میں نہیں تھے۔ بلکہ قرآن اسے وادی غیر ذی زرع کہتا ہے۔ اسی طرح اس کے اردگرد جنگل بھی نہیں تھا۔ بلکہ چٹیل میدان تھا۔ چونہ کی بجائے وہ مٹی اور گارے سے بنا۔ اور پھر یہ

عجیب قلعہ

تھا۔ کہ قلعہ تو وسط میں تھا اور شہر اردگرد۔ اسی طرح اس کے راستے چاروں طرف سے کھلے تھے۔ اردگرد جنگی چوکیاں بھی نہیں تھیں بلکہ حکم یہ تھا کہ چار چار پانچ پانچ میل تک کوئی ہتھیار لے کر نہ چلے۔ غرض جتنی باتیں قلعوں میں مدنظر رکھی جاتی ہیں ان سب کو اس روحانی قلعہ میں نظر انداز کر دیا گیا۔ اب میں نے سوچا۔ کہ یہ قلعہ تو ایک دن بھی دشمن کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ پھر یہ کس طرح ٹھہرا۔ اس کے لئے پہلے میں نے دیکھا کہ یہ قلعہ بنا کب؟ میں نے قرآن پر غور کیا تو مجھے اس کی تاریخ بہت پرانی معلوم ہوئی۔ پھر یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ اس علاقہ پر قدیم زبردست اقوام نے ہمیشہ حملے کئے۔ مگر خدا نے کبھی ان کو بیت اللہ کی طرف نہ آنے دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے کچھ عرصہ پہلے ابرہہ نے حملہ کیا مگر خدا نے اس کے لشکر میں چیچک کی وبا پھیلادی۔ اور وہ ناکام ونامراد ہو کر واپس لوٹ گیا۔ غرض ہزاروں سال کی تاریخ میں یہ عجیب وغریب قلعہ مجھے ہمیشہ فاتح نظر آیا۔

دنیا میں دستور ہے کہ قلعہ پر جب حملہ کا خطرہ ہو تو دور دور چوکیاں بنادی جاتی ہیں۔ تا دشمن کے حملوں کو روکیں اور قلعہ کی طرف نہ بڑھنے دیں۔ اسی کے مطابق آج جبکہ دشمن کے حملہ کا خطرہ تھا۔ خدا نے بیت اللہ سے دور

ایک روحانی قلعہ قادیان میں

تیار کر دیا تا دشمن وہیں حملہ کرتا رہے۔ اور بیت اللہ تک نہ پہونچ سکے۔ اور چونکہ یہ قلعہ بھی دین کی اسی طرح حفاظت کر رہا ہے جس طرح ارض حرم نے کی اس لئے خدا کے مسیح نے فرمایا ؎

خدا کا ہم پہ بس لطف وکرم ہے
وہ نعمت کونسی باقی جو کم ہے
زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
ظہورِ عون ونصرت دمبدم ہے
حسد سے دشمنوں کی پشت خم ہے
سنو اب وقت توحید اتم ہے
ستم اب مائلِ ملکِ عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اٹھادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

یہ تقریر جو نہائت بیش قیمت علمی اور روحانی معلومات سے لبریز تھی۔ چار گھنٹہ تک جاری رہی۔ آخر سوا سات بجے تقریر ختم ہوئی۔ اور حضور نے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی ؛؛

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ۲۷ دسمبر کی تقریر کا ذکر اخبار "سٹیٹسمین" میں

اخبار "سٹیٹسمین" دہلی ۲۹ دسمبر نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ۲۷ دسمبر کی تقریر کے متعلق اپنے خاص نامہ نگار کی طرف سے حسب ذیل رپورٹ شائع کی ہے۔

قادیان ۲۸ دسمبر آج جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے فرمایا۔ دنیا اس وقت نہائت ہی نازک دور میں سے گزر رہی ہے۔ اور ابھی اور نازک دور آنے والا ہے۔ آپ نے فرمایا انسانیت کی موجودہ مشکلات اور دکھوں میں ایک نیا نظام پیدا ہوگا۔ جو موجودہ نظام سے بہت مختلف اور اس سے بہت بہتر ہوگا۔ تقریر کے دوران میں آپ نے جماعت کی تعمیری سرگرمیوں نیز اندرونی مخالفین کی شرارتوں اور بیرونی دشمنوں کے حملوں پر بھی تبصرہ کیا۔ اور آئندہ سال کے لئے ایک عملی پروگرام جماعت کے سامنے رکھا۔ حکومت کے ساتھ جماعت کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ قادیان میں سکھوں کی کانفرنس کے موقعہ پر جو سلوک ہم سے کیا گیا ہم اسے سخت ناپسند کرتے ہیں۔ آپ نے جماعت کو سادہ زندگی اختیار کرنے کی تاکید فرمائی۔ اور نوجوان جماعت سے پُرزور اپیل کی کہ وہ اسلام کی خدمت کے لئے میدان میں نکلیں۔ آپ نے عورتوں کے جلسہ میں بھی تقریر [illegible] علیحدہ [illegible] منعقد ہوا۔

مختلف مذاہب اور مختلف فرقوں کے معززین کی جلسہ سالانہ میں شمولیت

حسب معمول امسال بھی غیر احمدی اور غیر مسلم معزز اصحاب جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے۔ جن کے لئے محلہ دارالانوار میں ٹھہرنے کا انتظام تھا۔ ایسے اصحاب کی تعداد دوصد کے قریب تھی اکثر نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا۔ اور قادیان کے مقامات مقدسہ کو دیکھا۔ ذیل میں بعض چیدہ اصحاب کے نام درج کئے جاتے ہیں:-

(۱) مسٹر ولفرڈ سی سمتھ آف ٹورنٹو سٹی کینیڈا۔ امریکہ۔ جو سینٹ جان کالج کیمرج انگلستان کے طالب علم ہیں۔ اور "اسلام میں نئی مذہبی اور نیم مذہبی تحریکات" پر مضمون تیار کر رہے ہیں۔

(۲-۳) مسٹر ڈُلّے جال صاحب آف چیکوسلواکیہ مع اہلیہ صاحبہ۔

(۴-۵) مسٹر بالک صاحب آف چیکوسلواکیہ مع اہلیہ صاحبہ۔

(۶) رائے صاحب لالہ نتھولال صاحب پوری۔ پی۔ سی۔ ایس (ریٹائرڈ) وزیر ریاست شاہ پورہ (راجپوتانہ)

(۷) پنڈت راجندر کشن صاحب کول سب جج درجہ اول لائل پور۔

(۸) لالہ کرم چند صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر کانگڑہ۔

(۹) لالہ اوم پرکاش صاحب امپریل سکرٹریٹ دہلی

(۱۰) مسٹر انیس احمد صاحب عباسی ایڈیٹر روزنامہ حقیقت لکھنؤ۔

(۱۱) چوہدری عنایت علی صاحب آنریری مجسٹریٹ گوجرانوالہ۔

(۱۲) خانصاحب میاں مراد بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ جلال پور بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

(۱۳) چوہدری محمد نواز خانصاحب آنریری مجسٹریٹ رسول پور ضلع گوجرانوالہ۔

(۱۴) پنڈت نگیندر موہن پرشاد صاحب نیو اری جج ریاست جے پور۔

(۱۵) ملک علی بہادر خانصاحب آف گڑھی اوان ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع گوجرانوالہ۔

(۱۶) چوہدری اکرام اللہ خانصاحب رئیس ایمن آباد۔

(۱۷) لفٹنٹ کرتی سنگھ اہلوالیہ آف پٹھانکوٹ ڈائرکٹر واہ سیمنٹ کمپنی۔

(۱۸) سردار منظور احمد خانصاحب تمندار و آنریری مجسٹریٹ کوٹ قیصرانی۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں۔

(۱۹) چوہدری فیض علی خان صاحب آنریری مجسٹریٹ و جاگیردار ضلع گوجرانوالہ۔

اس کے علاوہ بہت سے معزز غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی کوٹھی بیت الظفر میں فروکش تھے۔ جن میں سے بعض کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے:-

(۲۰) ملک غلام محمد صاحب کنٹرولر جنرل پرچیز دہلی

(۲۱) مسٹر زاہد حسین صاحب فنانشل ایڈوائزر سپلائی ڈیپارٹمنٹ دہلی۔

(۲۲) اے۔ کے ملک آئی۔ سی۔ ایس انڈین سٹورز ڈیپارٹمنٹ دہلی۔

(۲۳) خان بہادر ڈاکٹر عبدالحمید صاحب بٹ اسسٹنٹ ڈائرکٹر پبلک ہیلتھ پنجاب

(۲۴) خان بہادر راجہ اکبر علی صاحب دہلی۔

(۲۵) شیخ محمد تیمور صاحب وائس پرنسپل اسلامیہ کالج پشاور۔

(۲۶) باوا جھنڈا سنگھ صاحب ریٹائرڈ سب جج امرتسر۔

(۲۷) مسٹر فضل الرحمٰن صاحب شریف امرتسر

(۲۸) مسٹر مظہر شریف صاحب ایم۔ اے۔ امرتسر

(۲۹) خان بہادر میاں غلام قادر محمد شعبان صاحب ایم۔ ایل۔ اے سنٹرل کراچی۔

(۳۰) مسٹر شو ندر بہادر سہگل حیدر آباد دکن۔

(۳۱) لالہ کرم چند صاحب ایڈیٹر پارس لاہور

(۳۲) مسٹر اے۔ کے مشتاق صاحب حیدر آباد دکن

(۳۳) میاں محمد رشید صاحب آف سٹرلین دواخانہ لاہور

(۳۴) بخشی چانن شاہ صاحب لاہور۔

(۳۵) شیخ لائق علی صاحب سینئر سب جج امرتسر۔

(۳۶) چوہدری عبدالکریم صاحب آنریری مجسٹریٹ لاہور۔

(۳۷) شیخ عبدالعزیز صاحب امرتسر۔

(۳۸) شیخ عبدالرشید صاحب امرتسر۔

(۳۹) رفعت پاشا صاحب امرتسر۔

جلسہ سالانہ ۱۳۱۹ ہش کے اہم اور ضروری کوائف

امسال جلسہ سالانہ کے انتظامات حسب معمول تین مقامات پر کئے گئے۔ (۱) اندرون قصبہ (۲) محلہ دارالعلوم اور (۳) محلہ دارالفضل میں۔ دارالعلوم کے لنگر سے محلہ دارالرحمت کے مہمانوں کے لئے بھی کھانا مہیا کیا جاتا۔ اور دارالفضل کا لنگر خانہ محلہ دارالبرکات اور دارالسعت کے مہمانوں کے لئے علاوہ متصلہ گاؤں بھینی اور کھارہ کے مہمانوں کو بھی کھانا پہنچاتا۔ اندرون قصبہ سے ناصر آباد۔ دارالانوار ننگل اور قادر آباد کے مہمانوں کے لئے کھانا مہیا کیا جاتا۔ اندرون قصبہ کے لنگر خانہ میں ۳۳، دارالعلوم میں ۵۴، اور دارالفضل میں ۳۴ تنوروں پر رات دن روٹیاں پکائی گئیں۔ عام انتظامات کی صورت یہ رہی کہ افسر جلسہ سالانہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب تھے۔ ان کے ماتحت اندرون قصبہ میں ڈاکٹر محمد طفیل خانصاحب اور دارالعلوم میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ اور دارالفضل میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظم تھے۔ ان کے ساتھ متعدد نائب اور پھر ان کے ماتحت بہت سے معاون کام کرتے تھے۔

سپلائی و سٹور

ہر سہ نظامتوں کے علاوہ ناظر صاحب ضیافت کی امداد کے لئے ایک چوتھی نظامت سپلائی و سٹورز تھی۔ جس کے ناظم جناب قاضی محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ اور نائب مولوی عبدالرحمٰن صاحب تھے۔ یہ نظامت تمام ضروری اشیاء بروقت مہیا کرنے کی ذمہ وار تھی۔ تعمیرات کا انتظام بھی اس میں شامل تھا۔

پہرہ کا انتظام

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ منتظم حفاظت خاص تھے۔ چوہدری اسداللہ خانصاحب بیرسٹر۔ چوہدری غلام احمد صاحب پلیڈر اور شیخ یوسف علی صاحب ان کے نائب تھے۔ جن کے ماتحت بیس مختلف شعبوں کے مختلف انچارج تھے۔ مختلف راستوں پر آنے جانے والے مہمانوں کو راستہ بتانا۔ جلسہ گاہ میں آنے جانے والے مردوں اور عورتوں کے لئے راستے مقرر کرنا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ گاہ میں تشریف لے جانے اور واپس تشریف لانے کے وقت پہرہ کا انتظام۔ مقامات مقدسہ اور جماعت کی عمومی حفاظت کا انتظام۔ رستوں میں چلتی پھرتی احمدی عورتوں اور بچوں کی حفاظت۔ اور اندرونی و بیرونی دشمنوں کی حرکات و سکنات اور شرارتوں کا علم رکھنا اور ان کا انسداد کرنا ان کے سپرد تھا۔ احمدیہ کور اور بیرونی مستعد اور فوجی کام سے واقف احباب نے بھی اس سلسلہ میں امداد دی۔ جن میں سے جماعت احمدیہ دوالمیال کے دوست خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔

طبّی انتظام

طبی امداد کے لئے حسب دستور نور ہسپتال ۲۴ گھنٹے کھلا رہا۔ جس میں کم از کم ایک ڈاکٹر اور دو کمپونڈر ہر وقت موجود رہتے۔ نور ہسپتال کے انچارج جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے علاوہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب بھی وقت دیتے رہے۔ نور ہسپتال کے علاوہ اور مقامات پر بھی طبی انتظام تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی تشویشناک حادثہ نہیں ہوا۔

خدام الاحمدیہ

۲۶ فتح کو مسجد اقصیٰ میں خدام الاحمدیہ کے آئندہ سال کے صدر اور جنرل سیکرٹری کے انتخاب کے لئے زیر صدارت سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آباد دکن جلسہ ہوا۔ اور کثرت آراء سے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر اور خلیل احمد صاحب ناصر سیکرٹری منتخب ہوئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اس انتخاب کو منظور فرمایا۔

اس دفعہ خدام الاحمدیہ کا انعامی جھنڈا ۲۷ دسمبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ کو عطا کیا۔ کہ اس سال وہ بہترین کام کرنیوالی مجلس ثابت ہوئی ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ نے بھی اپنا جھنڈا جلسہ گاہ کے جنوب میں نصب کیا۔ جس کی حفاظت کے لئے مجلس نے پہرہ کا انتظام کر رکھا تھا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم جنوری ۱۹۴۱ء سے ٹائم ٹیبل میں حسب ذیل تبدیلیاں عمل میں آئینگی

ٹرین کا نمبر	سٹیشن جہاں سے چلے گی	روانگی	سٹیشن جہاں پہنچے گی	آمد
۱۹۶ ڈاؤن	جیکب آباد	۹-۰	ٹرک	۱۰-۴۲
۱۰-ڈاؤن	ڈھابے جی	۱۴-۱۴	کراچی شہر	۱۵-۳۵
۹-اپ	کراچی شہر	۱۲-۵	ڈھابے جی	۱۳-۲۵
۲۸۷/۲۹۰ ڈاؤن	پاڈ ایڈان	۷-۵۰	کوٹری	۱۷-۳۰
۴۹۷-اپ	ٹانڈو آدم	۱۰-۵	سکرنڈ	۱۲-۳۳
۴۷۳-اپ	پاڈ ایڈان	۴-۱۰	محراب پور	۶-۳۵
۴۷۴-ڈاؤن	محراب پور	۷-۵	پاڈ ایڈان	۱۰-۱۰
۳۶۵-اپ	نواب شاہ	۱۰-۴۵	سکرنڈ	۱۱-۳۰
۴۸۲-ڈاؤن	جیکب آباد	۵-۴۰	لاڑکانہ	۱۱-۵۵
۴۸۴-ڈاؤن	"	۱۵-۰	"	۱۹-۵۰
۴۸۱-اپ	لاڑکانہ	۹-۵۰	جیکب آباد	۱۵-۵۵
۴۸۳-اپ	"	۱۶-۵	"	۲۰-۵۰
۴۹۲-ڈاؤن / ۴۹۹-اپ	بوستان	۱۴-۵۸	فورٹ سنڈیمن	۹-۵
(سوموار - بدھ وار اور جمعہ کے روز)				
۴۹۳-ڈاؤن / ۴۹۹-اپ	بوستان	۳-۵۸	ہندوباغ	۲۰-۵
(منگل - جمعرات اور ہفتہ کو)				
۱۸-ڈاؤن	چمن	۸-۱۵	قلعہ عبداللہ	۱۰-۴۳
۴۲-اپ	بہاول پور	۵-۰	سمہ سٹہ	۱۷-۱۰
۴۴-ڈاؤن	سمہ سٹہ	۱۰-۲	بہاول نگر	۲۱-۴۵
۹۹-اپ	دھوری	۵-۳	سمہ سٹہ	۱۶-۵۰
۹۷-اپ	جیت سنگھ والا	۰-۱۲	"	۷-۲۰
۱۹۹-اپ	پنج کوسی	۱۷-۱	بہاول نگر	۱۹-۳۳
۱۰۰-ڈاؤن	سمہ سٹہ	۱۰-۱۸	بھٹنڈہ	۱۹-۱۵
۱۸-ڈاؤن	"	۱۸-۱۰	دھوری	۷-۳۰
۲۰۰-ڈاؤن	بہاول نگر	۷-۵۰	بھٹنڈہ	۱۳-۲۰
۴۲۴-ڈاؤن	فورٹ عباس	۵-۵۰	میکلوڈگنج روڈ	۱۱-۷
۴۲۳-اپ	میکلوڈگنج روڈ	۱۴-۵۱	فورٹ عباس	۲۱-۰
۳۹۸-ڈاؤن	جالندھر شہر	۱۹-۲۵	راہوں	۲۱-۳۰
۲۸۳-اپ	ہوشیارپور	۲۰-۱۰	آدم پور دوآبہ	۲۰-۵۴
۳۹۷-اپ	راہوں	۸-۱۰	نواں شہر دوآبہ	۸-۱۹
۴۷۲-ڈاؤن	موگا تحصیل	۱۴-۹	لدھیانہ	۱۵-۵۲
۳۸۹-اپ	ہوشیارپور	۶-۳۵	جالندھر شہر	۷-۵۵
۲۶۸-ڈاؤن	جالندھر شہر	۸-۰	ہوشیارپور	۹-۳۸

ٹرین کا نمبر	سٹیشن جہاں سے چلے گی	روانگی	سٹیشن جہاں پہنچے گی	آمد
۱۹۴-ڈاؤن	آدم پور دوآبہ	۲۱-۲	ہوشیارپور	۲۱-۳۵
۴۵۲-ڈاؤن	جموں (توی)	۱۹-۳۰	وزیرآباد	۲۱-۴۵
۱۲۹-اپ	وزیرآباد	۱۹-۳۸	جموں (توی)	۲۱-۴۰
۱۲۶-ڈاؤن	سیالکوٹ	۱۵-۲۰	وزیرآباد	۱۶-۲۰
۲۹۱-اپ	سودھرا کوپرا	۱۱-۱۴	سیالکوٹ	۱۲-۲۳
۲۹۴-ڈاؤن	سیالکوٹ	۱۰-۵	وزیرآباد	۱۱-۳۲
۳۰۱-اپ	ناروال	۵-۱۰	امرتسر	۷-۴۰
۳۰۲-ڈاؤن	ڈیرکا	۱۷-۳۸	ناروال	۲۰-۵
۲۹۸-ڈاؤن	ناروال	۴-۴۵	سیالکوٹ	۹-۴۲
۲۹۷-اپ	سیالکوٹ	۱۶-۴۰	ناروال	۱۹-۳۵
۴۰۶-ڈاؤن	ٹانڈہ اڑمڑ	۱۰-۵۹	مکیریاں	۱۱-۵۰
۴۳۰-ڈاؤن	جالندھر شہر	۱۴-۰	ٹانڈہ اڑمڑ	۱۵-۱۲
۴۰۵-اپ	مکیریاں	۱۳-۲۵	جالندھر شہر	۱۵-۳۳
۲۰۶-ڈاؤن	ٹانڈہ اڑمڑ	۱۷-۳۹	مکیریاں	۱۸-۳۰
۲۰۴-ڈاؤن	علاول پور	۱۱-۴۵	بھوگپور سیرواں	۲۰-۶
۲۰۵-اپ	مکیریاں	۱۸-۵۲	جالندھر شہر	۲۰-۵۲
۱۳۷-اپ	شاہدرہ	۲۱-۰	سانگلہ ہل	۲۳-۱
۱۵۴-ڈاؤن	رائے ونڈ	۱۰-۵	فیروزپور چھاؤنی	۱۱-۴۰
۷۶-ڈاؤن	ہمیرہ	۲۰-۳۱	لدھیانہ	۲۳-۰
۳۳-اپ	ہمیرہ	۲۰-۲۱	مغل پورہ	۲۲-۳۲
۴۳۳-اپ	ہمیرہ	۷-۲	امرتسر	۸-۲۵
۶۸-ڈاؤن	سہارنپور	۲-۰	دہلی	۶-۵
۶۹-اپ	دہلی	۲۲-۵۵	سہارنپور	۳-۲۳

مندرجہ ذیل مزید قیام کی اجازت دی گئی ہے۔

نمبر ۳۳ - ۴۳۳ - اور نمبر ۷۶ ڈاؤن ہمیرہ پر ٹھہرا کرے گی۔ مندرجہ ذیل ٹرینیں منسوخ کردی جائیں گی۔ نمبر ۱۷ اپ ریل کار جالندھر شہر اور امرتسر کے درمیان نمبر ۳۲۲ ڈاؤن اور ۳۲۳-اپ جالندھر شہر اور ہوشیارپور کے درمیان

مندرجہ ذیل قیامات اڑا دیئے جائیں گے

نمبر ۱۲۶ ڈاؤن اور نمبر ۱۲۹ ڈاؤن کا قیام اگو کے ساہووالہ۔ اور ہیگووال کے گھرٹال پر

نمبر ۲۷۴ ڈاؤن کا ٹپ ڈھنا چوکی مانہ ور بدووال پر۔ نمبر ۱۳۷-اپ کا موسن پر۔

نمبر ۲۰۶ ڈاؤن اور نمبر ۲۰۵-اپ ریل کاروں کی دسوہہ اور مکیریاں کے درمیان توسیع کردی جائے گی۔

نمبر ۲۲۶-ڈاؤن نمبر ۲۶۴ ڈاؤن اور نمبر ۳۲۵-اپ جالندھر اور ہوشیارپور کے درمیان صرف تیسرے درجہ مسافروں کی جگہ۔ درمیانہ اور تیسرے درجہ کے مسافر لے جائینگی۔

نمبر ۳۹۸ ڈاؤن اور نمبر ۳۹۷ اپ ٹرینوں کی جگہ جو جالندھر شہر اور راہوں کے درمیان چلتی ہیں ریل کاریں جاری کی جائیں گی۔ جو صرف تیسرے درجہ کے مسافر ہی لے جائیں گی۔

نمبر ۳۹۵/۳۸۴/۳۹۵-اپ جو جیجوں - نواں شہر دوآبہ راہوں اور جالندھر شہر کے درمیان چلتی ہے۔ صرف درمیانہ اور تیسرے درجہ کے مسافروں کی بجائے تمام درجوں کے مسافروں کو لے جائے گی۔

نمبر ۳۹۹ اپ جو جیجوں اور جالندھر شہر کے درمیان چلتی ہے تمام درجوں کے مسافروں کی بجائے صرف درمیانہ درجہ اور تیسرے درجہ کے مسافروں کو لے جائے گی۔

...ریک جدید سال ہفتم" کے وعدے ۲۷ دسمبر تک پیش کرنیوالے

...ڑیان کی فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں

...نا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے "تحریک جدید سال ہفتم" کے وعدوں کی اصل میعاد
...ری ۱۹۴۱ء مقرر فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ کے کارکنان سے خواہش فرمائی۔ کہ "ہو سکے تو
...نہ سے پہلے لسٹیں مکمل کر کے پہنچا دی جائیں" تحریک جدید کی طرف سے یہ اعلان
...کہ جن جماعتوں کی فہرستیں ۲۷ دسمبر ۱۹۴۰ء تک "دفتر تحریک" میں پہنچ جائینگی۔ ان کے
...ضرت کے حضور اچھا کام کرنے کی وجہ سے پیش کئے جائینگے۔ چنانچہ ۲۷ دسمبر کو دفتر تحریک
...ی طرف سے ایک فہرست مناسب نوٹوں کے ساتھ حضرت کے حضور پیش کرتے ہوئے ان
...کے لئے دعا کی درخواست کی گئی۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس فہرست کو شائع کر دیا جائے
...احباب کو معلوم ہو جائے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی غرض ہے۔ کہ جن جماعتوں کی فہرستیں مکمل نہیں
...ہ فوری توجہ کریں۔ کیونکہ وعدوں کے دینے کی ۷ جنوری ۱۹۴۱ء آخری میعاد ہے۔
...یک حصہ جماعتوں کا ایسا ہے جن کے وعدے موصول نہیں ہوئے۔ وہ بھی آرام کا سانس اس
...ساتویں منزل کے وعدوں کی مکمل فہرست حضور کی خدمت میں ارسال کریں۔ اور
...وعدے براہ راست آیا کرتے ہیں۔ وہ بھی ۷ جنوری ۱۹۴۱ء کی تاریخ کو بھول
...اریخ آنے سے پہلے اپنا وعدہ بھیج چکے ہوں۔ غرض نامکمل فہرستیں بھیجنے والی جماعتیں
...جماعتیں اور براہ راست وعدے کرنے والے احباب سمجھ لیں۔ کہ حضور نے ۷ جنوری
...رمائی ہے وہ آ گئی۔ اور اس میں صرف چند دن ہیں۔ اس لئے ہر شخص کو فوری توجہ
...ادہ تھا کہ حضور کی خدمت میں فہرست کے ساتھ جو نوٹ دئے گئے تھے وہ بھی شائع کئے جاتے
...ائش مانع ہے۔ صرف اتنا کہا جاتا ہے۔ کہ "اے دوستو!!! مرنے سے پہلے اور وقت
...ے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو۔ کہ اس امت پر یہ دن پھر نہ آئینگے"

فہرست حسب ذیل ہے۔

...عت قادیان (محلہ جات)

نام	تعداد
...احمد صاحب سنوری محلہ دار الانوار	۱۶۸۹
...سد صاحب محلہ دار الرحمت	۵۶۳
...ظفر حسن صاحب محلہ دار الفضل	۸۰۲
...الدین صاحب مختار عام محلہ دار البرکات	۶۴۷
...ابین صاحب محلہ دار السعت	۷۶
...ج الدین صاحب ،، دار الفتوح	۲۵۵
...شکر	۱۳
...صدر الدین صاحب قادر آباد	۲۰
...ی غلام قادر صاحب بھینی بانگر	۳۱

لجنہ اماء اللہ قادیان

نام	تعداد
...بیگم صاحبہ محلہ دار الرحمت	۴۴۴
...دہ بیگم صاحبہ محلہ دار العلوم	۲۴۴
...بیگم صاحبہ مسجد فضل	۶۰
...صوفیہ صاحبہ محلہ دار الفضل	۷۹۳

...رکنان صدر انجمن احمدیہ

نام	تعداد
...یہ صاحبہ عملہ نصرت گرلز سکول	۲۷۴
منشی عطاء الرحمن صاحب عملہ مدرسہ احمدیہ	۲۷۰
مولوی محبوب عالم صاحب ایم اے عملہ جامعہ احمدیہ طلباء	۲۲۵

حلقہ گورداسپور

نام	تعداد
ڈاکٹر علی گوہر صاحب بسراؤں	۳۸
میاں علم الدین صاحب لودھی ننگل	۳۲
میاں علی احمد صاحب جھنڈاں	۱۴
میاں فقیر محمد صاحب ونجواں	۲۶
بابو عنایت الہٰی صاحب گورداسپور	۱۸۵
چوہدری نذیر احمد صاحب بی۔ اے دولت پور پٹھانکوٹ	۲۶۶
میاں محمد رشید صاحب ستھیالی	۱۸
چوہدری محمد یعقوب صاحب خان فتح	۱۱
میاں اللہ بخش صاحب پھیروچیچی	۵۷
منشی محمد حسین صاحب دھرمسالہ	۳۴۰
منشی عبد الغنی صاحب دھرم کوٹ بگہ	۷۵
میاں محمد نواز صاحب میعادی شیر	۲۱
بابو محمد افضل خانصاحب پنشنر پٹیالہ	۲۳۱

حلقہ امرتسر

نام	تعداد
سید بہادل شاہ صاحب امرتسر شہر	۷۶۹
عبد المجید خانصاحب ویرووال	۲۰
خواجہ ظہور الدین صاحب بٹ اجنالہ	۱۸۷
سید بشیر احمد صاحب برج درکس بیاس	۶۶۳

حلقہ سیالکوٹ

نام	تعداد
مولوی اللہ دتا صاحب سیالکوٹ	۱۲۱۲
چوہدری اللہ بخش صاحب چندر کے منگولہ	۳۹
،، محمد سلیم صاحب جھیور	۳۷
،، محمد رشید صاحب گھنوکے ججہ	۱۶
،، عنایت اللہ صاحب بہلول پور	۱۵۲/
شیخ غلام محی الدین صاحب نوشہرہ پسرور	۱۰۲
کارکن کا درج نہیں بھاگووال	۱۹
میاں محمد اسمٰعیل صاحب ڈسکہ	۳۸
مولوی ابو محمد عبد اللہ صاحب کھیوہ باجوہ	۳۳۷
حکیم اللہ دتا صاحب رگانوالی	۲۷
چوہدری عبد الکریم صاحب چانگریاں	۵۵
شیخ غلام رسول صاحب گھٹیالیاں	۱۴۶
منشی کریم بخش صاحب وڈالہ گوپٹی	۷۱
چوہدری محمد ابراہیم صاحب عزیز پور ڈگری	۱۶۴
منشی عبد المجید صاحب بن باجوہ	۳۴

حلقہ لاہور

نام	تعداد
شیخ غلام محمد صاحب ثالث سول لائن	۹۰۹
چوہدری سلطان احمد صاحب سلطان پور	۳۸۹
مستری حسن الدین صاحب گنج	۳۸۵
چوہدری بشیر احمد صاحب گڑھی شاہو	۶۶
ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب بی اے محمد نگر	۹۲۶
بابو فضل الدین صاحب کوچہ چابک سواراں	۲۷۶
منشی مجید احمد صاحب دہلی و موچی دروازہ	۵۰۲
حکیم مختار احمد صاحب شاہدرہ	۱۱۶
چوہدری عبد الرحیم صاحب مزنگ	۸۵۶
ملک غلام محمد صاحب قصور	۴۰۴
چوہدری محمد الدین صاحب چک ۶ علی پور	۲۳
،، محمد حیات صاحب پنشنر پٹی	۷۸

نوٹ:۔ اس فہرست میں وہی رقوم ہیں۔ جن کا وعدہ ۲۷ دسمبر تک آیا ہے۔ جو اس کے بعد وعدہ آیا وہ اس میں شامل نہیں۔

حلقہ لائل پور

نام	تعداد
شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور	۷۲۲
میاں محمد عبد الرحمن صاحب دھنی دیو	۱۳۳
ماسٹر عطا حسین شاہ صاحب گوجرہ	۸۵
میاں محمد حسین صاحب چک ۳۱۲	۲۰
سید محمد طفیل شاہ صاحب چک ۲۷۶	۵۳
چوہدری برکت علی صاحب چک ۱۰۸	۲۷
سید عنایت حسین شاہ صاحب چک ۸۸ جھنگ برانچ	۴۹
ڈاکٹر نور احمد صاحب چٹیانہ	۵۸
مولوی محمد تقی صاحب چک ۵۸	۲۷
شیخ محمد علی صاحب پٹواری چک ۴۱۵	۲۲
چوہدری احمد الدین صاحب چک ۵۶۵	۱۱۷
کارکن کا نام نہیں بہلول پور	۳۲
میاں امام الدین صاحب چک ۱۹۵	۱۹
مولوی سکندر علی صاحب چک ۲۱۰	۲۸

حلقہ ملتان۔ بہاولپور۔ منٹگمری

نام	تعداد
بابو غلام رسول صاحب ملتان شہر	۵۰۵
محمد منظور احمد صاحب لودھراں	۹۷
خدا بخش صاحب خانیوال	۳۱
میاں محمد شریف صاحب خانیوال	۵۲
محمد اسلم صاحب دیناپور	۱۰۰
ملک غلام محمد صاحب کبیر والا	۱۲۶
فتح محمد صاحب چک 10.2/L.R	۳۷
...نان صاحب منٹگمری	۱۰۶۰
چوہدری محمد ،، صاحب پاک پٹن	۱۶۸
فضل حق صاحب صدر گوگیرہ	۲۷
چراغ الدین صاحب عارفوالہ	۱۰۶
بابو خان میر احمد صاحب چک 11.2	۳۲۶
محمد ابراہیم صاحب چک 1.R/2	۶۶
مولوی عبد اللطیف صاحب رحیم یار خاں	۲۴۳
نام درج نہیں میرک	۲۰

حلقہ جالندھر ہوشیارپور

نام	تعداد
چوہدری چھجو خانصاحب امیر جماعت سٹروعہ	۲۶۶
،، عطاء اللہ عبد الرحیم خانصاحب کاٹھ گڑھ	۱۱۶/
حاجی پیر احمد صاحب ہوشیارپور خاص	۴۲/
میاں محمد عیسےٰ صاحب کریم پور	۲۶/
چوہدری عبد المغنی خانصاحب کریام	۱۶۵
حافظ محمد عبد اللہ صاحب گوڑہ صحیح	۶۱
چوہدری فتح محمد خانصاحب متھیانہ	۲۳
عبد المجید صاحب راہوں	۳۳
گلاب محمد صاحب ننھو پور	۲۹
نظام دین صاحب لنگیری	۱۶/
عمر الدین صاحب بنگہ	۱۰۵
غلام محی الدین صاحب کاٹھاں	۱۵۷
محمد یعقوب صاحب بیگم پور کنڈھی	۳۱۲
ارشاد الحق صاحب کپور تھلہ شہر	۲۲۶

براہ راست وعدہ پیش کرنے والے احباب سُن لیں۔ وعدوں کا وقت قریب آگیا۔

غلام علی صاحب میانوالی ۳۶/

حلقہ حیدر آباد دکن

سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد دکن ۲۷۵۴/
سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد ۲۱۰۴/
محمد یعقوب صاحب عثمان آباد ۵۸/
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیر ۲۱۰/

حلقہ گجرات

محمد ابراہیم ڈار صاحب گجرات شہر ۳۰۲/
رحمت خاں صاحب دھیرکے کلاں ۴۵/
منشی فیروزالدین صاحب ملکوال ۱۱/
برکت علی خانصاحب کنجاہ ۷۷/
جمعدار فیروزالدین صاحب کالرا دیوان سنگھ ۱۸۳/
میر عبداللہ صاحب سرائے عالمگیر ۲۲/
خیردین صاحب ڈنگہ ۲۷/
ناظر علی صاحب شیخ پور ۱۰۰/
سلطان عالم صاحب گوڑیالہ ۴۴/
محمد عالم صاحب فتح پور ۱۲/
شاہوار خاں صاحب تہال ۱۱۷/
غلام رسول صاحب منڈی بہاء الدین ۱۰۹/
محمد یوسف صاحب بھیلہ ۱۲/
مولوی عبدالعزیز صاحب چک سکندر ۱۶۶/
منشی غلام محمد صاحب سعداللہ پور ۲۷/
سید نظیر احمد شاہ صاحب گھیٹر ۷۴/
غلام محمد و حسن محمد صاحب جسوکی سدوکی ۱۱/
محمد قاسم صاحب لالہ موسےٰ ۷۸/
نام درج نہیں گولیکی ۷۴/
چوہدری محمد ابراہیم صاحب سماعیلہ ۳۲/
نام درج نہیں کنگرالی ۱۱/
نام درج نہیں پٹیالہ سائیاں ۶۹/

حلقہ سندھ کراچی۔ بلوچستان

محمد عظیم الدین صاحب بھیلی حیدرآباد سندھ ۶۳۰/
رحمت علی شاہ صاحب کراچی صدر ۶۳۹/
عبدالمجید صاحب سکھر سندھ ۱۴۰/
محمد شفیع صاحب محمود آباد فارم ۲۶/
ملک غلام نبی صاحب بشیر آباد اسٹیٹ ۵۴/
عبدالمومن خان صاحب ناصرآباد ۲۸۳/
عبدالسلام صاحب منور آباد ۸۵/
شریف احمد نصرت آباد ۵۸۲/
مولوی قدرت اللہ صاحب مبارک آباد ۷۶/
سید عباس علی شاہ صاحب نواب شاہ سندھ ۳۸۲/
اختر علی صاحب چک راوتیاں ۱۲/
ملک پیر محمد صاحب بادڑہ سندھ ۳۵/

کوٹ احمدیاں ۸۴/
احمد اسد خاں صاحب گوٹھ خاص ۶۹۰/
میاں محمد یوسف صاحب رہڑکی سندھ ۲۸۹/
محمد سعید صاحب پنجمور اسٹیٹ ۴۱۵/

حلقہ ریاست ہائے

محمد اسحٰق صاحب جودھپور راجپوتانہ ۱۲۹/
ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور ۳۳۳/
ڈاکٹر عبدالحمید صاحب بھٹنڈہ ۳۱۶/
مولوی سراج الحق صاحب پٹیالہ ۱۹۰/
عبدالغنی صاحب دھوری ۲۶/
منصب داد صاحب مانسہ ۳۷/
محمد تقی صاحب سنور ۲۹/
مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانہ ۳۲۵/
چوہدری عبدالحلیم صاحب انبالہ شہر و چھاونی ۳۴۳/
محمد رمضان صاحب سانہ وال ۱۰/
مہرالٰہی صاحب بٹروار پٹیالہ ۱۶/
شیخ قدرت اللہ صاحب نابھ سٹیٹ ۱۴۲/
چوہدری عبداللہ صاحب جھمٹ ۱۶/

حلقہ یو۔پی۔ سی پی

مولوی غلام حسین صاحب دہلی ۱۷۴۶
صغریٰ قدسیہ بیگم صاحبہ لجنہ دہلی و نئی دہلی ۱۵۶/
بابو محمد حسین صاحب شملہ ۱۰۴۳/
حاجی محمد نذیر صاحب شاہجہانپور ۱۵۹/
آپ باوجود بڑھاپے کے نوجوانوں کیطرح کام کرتے ہیں۔ جزاک اللہ
مرزا حسام الدین صاحب لکھنؤ امین آباد ۳۹۲/
ماسٹر خیردین صاحب امراوتی برار ۱۸۴/
چوہدری عبدالحمید صاحب کھلاڑی ۳۱۴/
" اعظم علی صاحب کرنال ۱۰۳۹/
ڈاکٹر منیر احمد صاحب شاہ آباد ۲۲/
میر غلام مصطفےٰ صاحب مظفرپور ۲۱۴/
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کانپور ۱۴۶
میر عبدالجلیل صاحب شموگہ ۲۵۶/
ایم کے عابد شریف صاحب " ۶۹/
شیخ منورالدین صاحب آگرہ ۸۳
بشیر احمد صاحب پغتائی جمشید پور ۵۶۳
شیخ عبدالواحد صاحب میرٹھ شہر و چھاونی ۲۲۰/
حاجی بقاء اللہ صاحب بھوپال ۶۶/
محمد یونس صاحب بیلی محلہ شاہدانہ ۲۰۲/
بشیر احمد صاحب دہرہ دون ۱۹۱/

حلقہ کشمیر و پونچھ

مولوی عبدالواحد صاحب سری نگر ۱۶/
عنایت اللہ صاحب اکھنور ۱۰۵/
محمد لطیف صاحب جموں توی ۲۸۱/
راجہ غلام محمد صاحب پاڑی پورہ ۱۰۴/
چوہدری محمد یعقوب صاحب حصار ۱۴۴/
ڈاکٹر بشیر محمود صاحب پونچھ ۱۶۶/

حلقہ سرحد

بابو عمردین صاحب بنوں ۲۰۲/
مرزا شمس الدین صاحب پشاور شہر ۱۳۴۹/
ڈاکٹر برکت اللہ صاحب کوٹ فتح خاں اٹک ۴۴۳/
محمد حسین صاحب مردان ۳۴۸/
عبداللہ صاحب مالاکنڈ ۳۲۰/
ملک محمد شفیع صاحب کنڈیاں میانوالی ۲۹۱/
محمود احمد صاحب ناصر کالاباغ ۵۷/
جلال الدین صاحب ٹوپی ۳۳۴/
محمد بخش صاحب ٹانک ۱۲۰/
یوسف علی صاحب کوہاٹ ۴۱/
سید مقصود علی صاحب مانسہرہ ۹۴/

گوجرانوالہ

میر محمد بخش صاحب گوجرانوالہ ۱۶۷/
ماسٹر فضل الٰہی صاحب وزیرآباد ۱۷۴/
محمد جمال صاحب میاں اللہ دتا صاحب تر گڑی ۵۲/
ضیاء اللہ صاحب حافظ آباد ۵۹/
موہلنکی ۱۱/
محمد سعید صاحب بقاپور ۱۱/
موہلنکی ۶۳/
اللہ رکھی صاحبہ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ ۴۵/
محمد حیات صاحب مدرسہ چھٹہ ۵۵/
محمد خاں صاحب کھاریاں ۲۴۳/
اللہ دتا صاحب پریم کوٹ ۲۵/

حلقہ شاہ پور سرگودھا

محمد عالم صاحب چک نمبر ۳۳ سرگودھا ۶۲/
مولوی محمد الدین صاحب درحمہ ۱۱۷/
ملک نصراللہ صاحب خوشاب ۶۶/
بشیر احمد صاحب چک نمبر ۴۶ شمالی ۱۴/
سلطان احمد صاحب " نمبر ۹۹ ۶۲/
ہدایت اللہ صاحب " نمبر ۳۵ ۷۲/
رحمت اللہ صاحب " نمبر ۷۸ ۷۲/
غلام رسول صاحب " نمبر ۹ ۲۲/
امام علی صاحب بھیرہ ۱۲۰/
امیرالدین صاحب للیانی ۱۱/
سید مہر علی شاہ صاحب منڈی رانجھا ۲۲/
دوست محمد صاحب کوٹ مومن ۶۸/
پیر احمد صاحب چک نمبر ۹۸ ۸۵/
بشیرالدین صاحب چک نمبر ۱۱۶ جنوبی ۲۹/
سرگودھا شہر ۱۹۱/

حلقہ شیخوپورہ

سید لال شاہ صاحب انبہ ۱۷۰/
محمد یوسف صاحب سید والا ۴۶/
سید ولایت شاہ صاحب شاہ مسکین ۱۶۳/
محمد دین صاحب پنڈی چیری ۸۸/
چک جیور نمبر ۱۱۷ ۳/
بابو شکراللہ صاحب ننکانہ صاحب ۱۳۶/
چوہدری رحمت علی صاحب کرتو ۶۵/
" احمد علی صاحب شیخوپورہ ۴۵/
محمد عبدالمجید صاحب بھینی شرقپورہ ۱۰/

فیروزپور

بابو محمد جمیل خانصاحب فیروزپور ۱۱۲۷/
محمد حسین صاحب موگا ۶۲/
محمد عبداللہ صاحب زیرہ
جمعدار محمد خان صاحب ہیڈ

کٹک

سید غلام محمد صاحب سونگڑہ
نام درج نہیں بنگال تاتارکنڈی
ساتان کولم

بنگال

عبدالمالک صاحب خادم خرم پور
میر رفیق علی صاحب چٹاگانگ
چوہدری مظفر دین صاحب ڈھاکہ ۱۵/
مولوی دولت احمد خاں صاحب کلکتہ ۴۷/

جہلم

بابو محمد سعید صاحب جہلم ۳۶۱/
سید عطاء الرحمٰن صاحب چکوال ۴۴/
عبدالمغنی صاحب محمود آباد ۳۳/
خوشی محمد صاحب کالا گجرات ۱۵/

راولپنڈی

عبدالرشید عبدالرحمٰن خانصاحب راولپنڈی
مطلب خاں صاحب مٹو بھنڈار ۲۶/
جماعت کولمبو ۱۳۷/
میرزا ناصر علی صاحب نگمیانہ ۳۶۵/
محمد حسین صاحب جھنگ شہر ۶۱/
غلام یٰسین صاحب پونہ بمبئی ۲۶۳/
عبدالغفور صاحب ناصر بہاؤ نگر کاٹھیاواڑ ۹۲/
ماسٹر اللہ بخش صاحب جام پور } ۹۴
ڈیرہ غازیخان }

[illegible]

قیود

یکم جنوری ۱۹۴۱ء سے قیود	موجودہ کیفیت	ٹرین
تیسرے درجہ کے مسافر ۳ اپ میل میں دہلی اور لدھیانہ کے درمیان نہیں لے جائے جائیں گے۔ لدھیانہ راولپنڈی سیکشن پر۔ جالندھر چھاؤنی اور راولپنڈی کے درمیان ایسے مسافر نہیں لے جائے جائیں گے۔ جن کا سفر مین لائن پر پچاس میل سے کم ہوگا۔	تیسرے درجہ کے مسافر ۳-اپ میل میں دہلی اور لدھیانہ کے درمیان نہیں لے جائے جاتے۔ لدھیانہ راولپنڈی سیکشن پر۔ جالندھر چھاؤنی اور راولپنڈی کے درمیان ایسے مسافر نہیں لے جائے جاتے۔ جن کا سفر مین لائن پر چالیس میل سے کم ہو۔	۳ اپ فرنٹیر میل دہلی سے پشاور تک براستہ غازی آباد سہارنپور اور انبالہ چھاؤنی
تیسرے درجہ کے مسافر جن کا سفر مین لائن پر پچاس میل سے کم ہو۔ راولپنڈی اور لاہور کے درمیان نہیں لے جائے جائیں گے۔ تیسرے درجہ کے مسافر لاہور اور دہلی کے درمیان بھی نہیں لے جائے جائیں گے۔	تیسرے درجہ کے مسافر جن کا سفر مین لائن پر چالیس میل سے کم ہو راولپنڈی اور لاہور کے درمیان نہیں لے جائے جاتے تیسرے درجہ کے مسافر لاہور اور دہلی کے درمیان بھی نہیں لے جائے جاتے۔	۴ ڈاؤن فرنٹیر میل پشاور چھاؤنی سے دہلی تک براستہ انبالہ چھاؤنی سہارنپور اور غازی آباد

درمیانی سٹیشنوں پر اوقات آمد و روانگی کے لئے متعلقہ سٹیشن ماسٹروں کی طرف رجوع کریں۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

تا توانی جہد کن از بہر دین باجان و مال
تا ز رب العرش یابی خلعت صد آفرین

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور تحریک جدید سال ہفتم کے وعدے ۷ دسمبر ۱۹۴۰ء تک پیش کرنے والے سیکرٹریان کے ناموں کی فہرست دوسری جگہ شائع کرتے ہوئے تحریک جدید کے کارکنان کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اور احباب کے سامنے ارشادات ذیل پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) "میں ان نوجوانوں کو جو اس سال کے دوران میں برسر کار ہوئے۔ یا ان غرباء کو جنہیں خدا تعالیٰ نے وسعت دے دی ہے۔ یا ان لڑکوں کو جو پہلے چھوٹے تھے مگر اب بڑے ہوگئے ہیں۔ اور انہیں اس تحریک کی اہمیت کا علم ہوگیا ہے۔ یا انہیں ماں باپ کی جائیداد میں سے کوئی حصہ مل گیا ہے۔ یا ان کو جو پہلے احمدی نہیں تھے۔ مگر اس عرصہ میں احمدی ہوگئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی انہیں اس تحریک میں شامل ہونے کی توفیق بھی ہے توجہ دلاتا ہوں کہ منزل قریب آرہی ہے۔ سفر خاتمہ کے قریب پہنچ گیا ہے۔ اور چوٹی پر پہونچ کر اب مجاہدین کا لشکر نیچے اتر رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ منزل ختم ہو جائے۔ اور تمہارے لئے حسرت کے سوا کچھ باقی نہ رہے"

(۲) "ہر مومن اور مخلص کو چاہیئے کہ اپنی توفیق کے مطابق ہر سال پہلے سال سے زیادہ چندہ دے۔ پہلے سال سے بڑھ کر چندہ دینے کے یہ معنی نہیں۔ کہ انسان پانچ یا دس یا بیس یا سو روپیہ زیادہ دے۔ بلکہ زیادتی ہر شخص کی مالی حیثیت پر منحصر ہے اگر کوئی شخص اپنے سابقہ چندے پر ایک پیسہ بھی بڑھاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ زیادتی ہی ہے۔ اس لئے اپنے چندے بڑھانے میں سستی سے کام نہیں لینا چاہیئے بلکہ ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کا چندہ پہلے سالوں سے بڑھ کر رہے"

(۳) "غرباء بھی اگر چاہیں۔ تو ایک پیسہ دے کر سابقون میں شامل ہو سکتے ہیں پس ہر جماعت کے ہر دوست کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہر سال کا چندہ پہلے سال سے بڑھ کر ہو۔ خواہ ایک پیسہ ہی اضافہ کیوں نہ کیا جائے۔ تا کہ ہماری جماعت میں کوئی بھی شخص ایسا نہ رہے جو سباق سے محروم ہو"

یاد رہے۔ کہ سال ہفتم کے وعدے پیش کرنے کی آخری تاریخ ۷ رجنوری ۱۹۴۱ء ہے جسے بڑھ کر آپ کو اس وقت آرام کرنا چاہیئے۔ جبکہ خدا کے فضل سے تحریک جدید کے جہاد کبیر میں اپنی شمولیت کی سعادت حاصل کر لی ہو۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

معززین جماعت احمدیہ لاہور کا احباب کو مشورہ

شیخ عزیز الدین احمد احمدی اینڈ سنز صرافان زرگر اندرون موچی دروازہ چوک نواب صاحب لاہور سونا چاندی کے فینسی زیورات تیار کرنے والے اور بیچنے والوں سے ہمارے اور اکثر متعلقین کے سالہا سال سے کاروباری معاملات ہیں۔ ہم نے ان کو نہایت مخلص دیانت دار اور وعدے کے پابند پایا اور امین پایا۔ ہمارے خیال میں فنی اعتبار اور اصولی لحاظ سے ان کی فرم پنجاب میں واحد فرم ہے۔ کارکن محنت اور شوق سے کام کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ ضرورت ان دنوں تو دیانتداری کی ہے۔ ان کا فن ایسا ہے۔ کہ عام طور پر لوگ ان پیشہ وروں سے نالاں نظر آتے ہیں اس لئے ہماری خواہش ہے۔ کہ احباب بوقت ضرورت ان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ اور شیخ صاحب موصوف کے نمونہ سے اور لوگ بھی دیانتدارانہ طریقہ سے ترقی کریں۔ شیخ جلال الدین سپرنٹنڈنٹ ریلوے لاہور۔ غلام محمد اختر سٹاف وارڈن ریلوے لاہور۔ ڈاکٹر نور محمد ایم۔بی۔بی ایس لاہور۔ سید شاہ زمان علی ملٹری اکونٹس لاہور

حکام کا شکریہ!

حسب معمول امسال بھی مہمانوں کی سہولت کے لئے ریلوے حکام نے سپیشل گاڑیوں کا انتظام کیا۔ نیز روزانہ آنے والی گاڑیوں کے ساتھ مزید بوگیاں لگائیں۔ اور احمدی سفر کرنے والوں کی آسانی و سہولت کے لئے بٹالہ اور قادیان میں احمدی ریلوے ملازم مقرر کئے۔ جس کے لئے ہم جملہ ریلوے حکام کا خصوصاً چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ صاحب لاہور کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ریلوے پولیس کا انتظام بھی اچھا تھا۔ مسٹر صدیقی صاحب اے۔ٹی۔او۔ جو ریلوے کی طرف سے اس کام کے لئے متعین تھے ہر کام میں ذاتی طور پر دلچسپی لیتے رہے۔ آپ بھی خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔

مجسٹریٹ صاحب علاقہ اور ڈی۔ایس۔پی نے بھی پوری تندہی کے ساتھ اپنا فرض سرانجام دیا۔ ان کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

غلبہ اسلام بذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ نے اس نام کی ایک کتاب شائع کی ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کے قیام۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبعوث ہونے کی غرض اور اس غرض کے پورے ہونے کا ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ نیز بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہونا کیوں ضروری ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ یہ سب باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے پیش کی گئی ہیں۔ کتاب تبلیغی قابلیت پیدا کرنے اور حق پسند اصحاب کو تبلیغ کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ درسی کتب کے سو صفحہ حجم اور قیمت صرف اڑھائی آنے ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

امرتسر ۲۹ دسمبر۔ کہا جاتا ہے کہ سر سندر سنگھ مجیٹھیہ ریونیو منسٹر حکومت پنجاب صحت کی خرابی کی وجہ سے مستعفی ہونے والے ہیں۔ ان کی بجائے ان کے بیٹے سردار کرپال سنگھ صاحب کو کیبنٹ میں لیا جائے گا۔ وہ پنجاب اسمبلی کے ممبر نہیں لیکن گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی رو سے ایک غیر ممبر کو چھ ماہ تک وزارت میں لیا جا سکتا ہے۔

مدورا ۲۹ دسمبر۔ ہندو مہاسبھا کی سبجکٹس کمیٹی نے یہ قرارداد پاس کی ہے کہ حکومت انگریزی کو الٹی میٹم دیا جائے۔ کہ اگر ۳ مارچ ۱۹۴۱ء تک یہ اعلان نہ کیا گیا۔ کہ جنگ کے بعد ایک سال کے اندر ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دے دیا جائے گا۔ اور پاکستان کی سکیم سے کوئی واسطہ نہیں رکھے گی۔ تو ہندو مہاسبھا سول نافرمانی شروع کر دے گا۔

احمد آباد ۲۹ دسمبر۔ مسلم سٹوڈنٹس یونین کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا۔ ہندوستان کو اس طرح تقسیم کیا جانا چاہیئے۔ کہ ہندو اور مسلمان اپنے اپنے طور پر ترقی کرتے ہوئے اچھے ہمسائیوں کی طرح رہ سکیں۔ اگر ہندوؤں نے سارے ہندوستان کو حاصل کرنے کی کوشش کی۔ تو وہ سارا ملک اپنے ہاتھ سے کھو دیں گے۔ لیکن اگر ایک تہائی ملک مسلمانوں کو دے دیں گے۔ تو دو تہائی ملک حاصل کر لیں گے۔

پشاور ۲۹ دسمبر۔ کل شام ایک چھاپہ میں ایک ہندو ڈاکو موہن لال اپنے ساتھیوں کی امداد سے ایک مسلمان زمیندار کو اٹھا کر قبائلی علاقہ میں لے گیا۔

جموں ۲۱ دسمبر۔ مہاراجہ کشمیر نے قانون وراثت کے متعلق یہ تبدیلی منظور کر لی ہے۔ کہ لڑکیوں کو بھی ورثہ میں سے حصہ دیا جائے

واشنگٹن ۳۰ دسمبر۔ صدر روزویلٹ نے اہل امریکہ کے سامنے جو تقریر کی ہے اس میں کہا کہ نازی کہتے ہیں۔ ہم دنیا میں نیا نظام قائم کریں گے۔ مگر جو نظام وہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ نہایت ہی ظالمانہ ہے۔ آپ نے کہا۔ امریکہ کی تہذیب کو آج تک کبھی اتنا خطرہ پیش نہیں آیا۔ جتنا آج درپیش ہے۔ کیونکہ نازیوں نے کھلم کھلا کہہ دیا ہے۔ کہ وہ سارے یورپ کو کچل ڈالیں گے۔ اور پھر یورپ کے تمام وسائل کو کام میں لا کر ساری دنیا کو روند ڈالیں گے۔ مزید کہا۔ ہٹلر نے صاف طور پر بتا دیا ہے کہ نازی اندھیر نگری اور جمہوریت میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے مقابلہ میں ہمیں یہ کہہ دینا چاہیئے کہ جب تک نازی تمام دنیا کو روند ڈالنے کا خیال چھوڑ نہیں دیتے۔ ان سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ بھلا بھوں کو بھی صلح اور امن کی باتیں سمجھائی جا سکتی ہیں مزید کہا۔ اگر برطانیہ ہار گیا۔ تو جرمنی تمام ایشیاء۔ افریقہ اور یورپ پر چھا جائے گا۔ اور پھر اہل امریکہ کو جرمنی کی توپوں کے منہ کے سامنے رہنا ہو گی۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ جرمنی سے سمجھوتہ کر کے لڑائی ختم کر دینی چاہیئے۔ لیکن وہ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ مفتوحہ ممالک کی جرمنی کے ہاتھوں کیا گت بنی۔ آپ نے کہا۔ اگر ڈاکوؤں کی ایک ٹولی تمہیں آ گھیرے اور تم اپنی جان بچانے کے لئے اپنا روپیہ پیسہ اس کے حوالے کر دو۔ تو کیا اسے سمجھوتہ کہا جائے گا۔ کیا تم اس کے لئے خوشی سے تیار ہو سکتے ہو۔ اگر نہیں تو یہی صورت ان ملکوں کی ہے۔ جو اس وقت تک جرمنی سے سمجھوتہ کر چکے ہیں۔ یورپ کی جو قومیں آزادی کے لئے لڑ رہی ہیں وہ یہ نہیں کہتیں۔ کہ تم بھی ہمارے ساتھ مل کر لڑو۔ بلکہ یہ کہتی ہیں۔ کہ ہمیں سامان اور ہتھیار دو۔ ہمیں انہیں جلد سے جلد یہ سامان پہنچانا چاہیئے۔ تا ہم اور ہمارے بچے ان مصائب سے بچ سکیں۔ جن میں وہ قومیں مبتلا ہیں آخر میں کہا۔ امریکہ نے برطانیہ کو مدد دینے کا پکا ارادہ کر رکھا ہے۔ اور کسی ڈکٹیٹر کی دھمکیاں ہمیں اس ارادہ سے باز رکھ نہیں سکتیں۔ مجھے یقین ہے کہ جرمنی یہ لڑائی جیت نہیں سکتا۔ اور اب جو خبریں پہنچ رہی ہیں۔ وہ بہت امید افزا ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر یہ کہتے ہوئے ختم کی۔ کہ میں امریکہ کا پریذیڈنٹ ہونے کی حیثیت سے کہتا ہوں، کہ ہمیں دشمن سے دبنے کی کوئی ضرورت نہیں ہمیں کامیابی کی پوری پوری امید ہے۔ پس ہمیں ثابت کر دینا چاہیئے۔ کہ امریکہ جمہوریت کا گھر ہے۔ جمہوریت کو بچائے گا۔ اور ہمیں اس دھن اور ارادہ سے کام کرنا چاہیئے۔ جیسے کہ ہم لڑائی کے میدان میں داخل ہو چکے ہیں۔

واشنگٹن ۳۰ دسمبر۔ سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے صاف صاف جرمنی اور اٹلی کو بتا دیا ہے کہ وہ انہیں دشمن سمجھتے ہیں۔ اس تقریر میں جنگ کے متعلق امریکہ کی پالیسی بتائی گئی ہے

لنڈن ۳۰ دسمبر۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کی تقریر پر جرمنی کے سرکاری حلقوں نے کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔ نہ اخباروں نے اسے چھاپا ہے۔ ایک نازی افسر نے کہا۔ اس پر غور و فکر کیا جا رہا ہے۔ کہا گیا ہے کہ جرمنی نے اخباروں کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ امریکہ کو کسی قسم کی دھمکی نہ دی جائے۔

لنڈن ۳۰ دسمبر۔ اطالوی ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اتوار کی رات کو انگریزی ہوائی جہازوں کی دو ٹکڑیوں نے نیپلز پر چھاپہ مارا۔ اور بہت سے بم گرائے جن سے کئی جگہ آگ لگ گئی۔

قاہرہ ۳۰ دسمبر۔ باردیا کے متعلق صرف یہ اطلاع پہنچی ہے۔ کہ اس کے اردگرد انگریزی توپ خانے گولے برسا رہے ہیں۔ وہاں جو اطالوی فوج گھری ہوئی ہے۔ اس نے انگریزی گولہ باری کا کوئی جواب نہیں دیا۔

لنڈن ۳۰ دسمبر۔ روم میں اس خبر کو غلط قرار دیا گیا ہے۔ کہ جرمن فوجیں اٹلی پہنچ گئی ہیں۔

ایتھنز ۳۰ دسمبر۔ حکومت یونان نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگریزی جہازوں نے دونا کی بندرگاہ پر کامیاب حملہ کیا۔ اور سب جہاز سلامتی سے واپس آ گئے۔

لنڈن ۳۰ دسمبر۔ برلین کے ریڈیو نے کہا ہے۔ کہ ان دنوں جرمنی میں ہر روز برطانیہ سے زیادہ راشن دیا جاتا ہے۔ مگر سچ یہ ہے۔ کہ برطانیہ میں صرف چند چیزوں پر راشن کی پابندی ہے مگر جرمنی میں ہر چیز پر راشن کی پابندی ہے دونوں ملکوں میں راشن برابر دیا جاتا ہے البتہ جرمنوں کو مکھن کچھ زیادہ ملتا ہے مگر چربی برطانیہ سے کم دی جاتی ہے۔ اگر جرمنی دوسرے ملکوں کو نہ لوٹتا۔ تو وہاں راشن اور بھی کم ملتا۔ نازیوں کے غلام ملکوں کے لوگوں پر تو جرمنی سے بھی زیادہ راشن کی پابندیاں لگی ہوئی ہیں۔

کلکتہ ۳۰ دسمبر۔ آج نیشنل لبرل فیڈریشن کے اجلاس میں جو ریزولیوشن پاس ہوئے۔ ان میں سے ایک لڑائی کے متعلق ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ برطانیہ چونکہ ڈکٹیٹروں کے ظلم کا مقابلہ کر رہا ہے۔ اس لئے ہندوستانیوں کو پوری مدد دینی چاہیئے۔ سر سپرو کا تجویز کردہ ریزولیوشن یہ پاس کیا گیا۔ کہ برطانیہ لڑائی ختم ہونے کے دو سال بعد ہندوستان کو نوآبادیات کا درجہ دے دے۔

لاہور ۳۰ دسمبر۔ آج خان بہادر اللہ بخش نے کانگرس پریذیڈنٹ مولانا آزاد سے بات چیت کی۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ سندھ کے وزیر اعظم میر بندے علی خان کے مسلم لیگ میں شامل ہو جانے سے جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ میں اسے صدر کانگرس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ سندھ پراونشل کانگرس کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر چوئتھ رام بھی ان کے ساتھ تھے۔

پونا ۳۰ دسمبر۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر فضل الحق صاحب وزیر اعظم بنگال نے کہا کہ عورتوں کے لئے الگ یونیورسٹیاں ہونی چاہئیں

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی